باغبانی اور شجر کاری کی توسیع و فروغ کا ایک جائزہ: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

Extension and development of Gardening and Tree Planting in the Enology of Islamic Teachings

ڈاکٹر عباد الرحمن[i] دل جان خان[ii]

Abstract

Gardens and forests protect environment and make it pleasant. Everyone in the world belonging to any culture or civilization like gardens and orchards.Muslims have always been fond of gardens.

Adam (PBUH) first abode was in a garden and he loved it so much that he had made a plan in his mind that he would stay there forever. According to Islam, a Muslim's last and final life would also be in a garden i.e. the heaven. The art of gardening has historical status in the Indo-Pak subcontinent. The Mughal rulers had special likening with gardening. They established lush and huge gardens during their rule on subcontinent. People from all over the world still visit them in large numbers to see their magnificence and grandeur.

Some of them are very famous like Shalimar Gardens, Badami Gardens, Bagh-e-Naseem, Bagh-e-Nishat, Angoori Bagh and Lakhi Bagh. Mughal ruler Babur was so much fond of gardens that he even wished to be buried in the Chahar Bagh of Kabul after his death. Through this article, I would like to enlighten the readers about the importance of gardening in Islam as a source earning rewards and this research article will also help in creating

i اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، زرعی یونیورسٹی پشاور

ii ایم فل سکالر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، زرعی یونیورسٹی پشاور

awareness among the people about tree plantation.

Key Words:Gardening,ruler,plantation,fond of

باغبانی

پھول، پودوں اورہریالی پر مشتمل جگہ کو باغ کہتے ہیں۔اور علم باغبانی سے مراد وہ علم ہے جو پھل دار پودوں، پھولوں، سبزیوں اور پھولدار اورزیبائشی پودوں کی کاشت اور ان سے پیداوار حاصل کرنے کے اصول اور ٹیکنالوجی کے بارے میں معلومات فراہم کرتی ہے۔ باغبانی میں پودوں کی نشوونما،کانٹ چھانٹ،آب پاشی ، گوڈی کرنا، کھاد مہیا کرنا،درجہ بندی اور کیڑے مکوڑوں اور بیماریوں سے حفاظت کرناشامل ہے[1]۔

پھلدار پودوں کے باغات کا ذکر قرآن کریم نے مختلف پیرایوں میں کیاہے، قوم سبا کے باغات کی مثال قرآن کریم نے بطور انعام واحسان بیان کیاہے۔اور سورۃ کہف میں اللہ تعالی کی جانب سے باغات اور فصلوں کے انعامات کے بدلے میں کفر اور ناشکری پر محرومیت کی مثال دی گئی ہے۔

پھلوں کی اہمیت کے لیے یہی کافی ہے کہ بہت سے پھلوں کاتذکرہ اللہ نے قرآن مجید میں کیا ہے۔ حضرت آدم اور حوا علیہاالسلام کو اللہ تعالیٰ نے جنت میں رہنے اور پھل کھانے کی اجازت دی تھی۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ[2]

"اور ہم نے کہا۔آدم تم اور تمھاری بیوی جنت میں رہو،اور اس میں جہاں سے چاہو جی بھر کے کھاؤ، مگر اس درخت کے پاس بھی مت جانا،ورنہ تم ظالموں میں شمار ہوگے۔"

اس آیت سے ظاہر ہورہاہے کہ باغات اور پھل کی تاریخ انسان کی تاریخ سے بھی بہت پرانی ہے۔

اقتصادی اہمیت

پھلوں کے باغات کسی ملک کی معیشت کی خوشحالی وترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔آج کل اقوام عالم کی بقاءوخوشحالی اقتصادی ترقی کی مرہون منت ہے۔قرآن مجید میں اللہ تعالی فرماتاہے:

وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ لِيَأْكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ أَفَلَا يَشْكُرُونَ [3]

"اور ہم نے اس زمین میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ پیدا کیے اور ایسا انتظام کیا کہ اس میں سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلے، تاکہ یہ اس کی پیداوار میں سے کھائیں، حالانکہ اس کو ان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا تھا۔ کیا پھر بھی یہ شکر ادا نہیں کریں گے؟"

پھلوں سے مختلف قسم کی چیزیں مثلاً حلوہ، جوس اور اچار وغیرہ بنائی جاتی ہیں۔ بعض پھلوں سے تیل وغیرہ نکالے جاتے ہیں۔ وماعملته ایدیهم میں اس طرف اشارہ ہے کہ پھلوں سے جدید طریقوں پر زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کر کے اقتصادی میدان میں انقلاب لایا جاسکتا ہے۔ خوراک کی کمی کا مسئلہ حل کیا جاسکتا ہے اور ان سے بننے والی مصنوعات کو برآمد کر کے زرمبادلہ کو بڑھایا جاسکتا ہے۔

باغات اور جنگلات ماحول کی حفاظت کر کے اسے خوشگوار بناتا ہے، دنیا میں تمام لوگ خواہ وہ کسی بھی تہذیب یا ثقافت سے تعلق رکھتے ہیں، باغ اور باغیچوں کو پسند کرتے ہیں۔ مسلمان بھی ہمیشہ سے باغات کے ساتھ لگاؤ رکھتے ہیں۔ آدم علیہ السلام کی پہلی سکونت جنت میں تھی، جہاں اسے باغات سے اتنا لگاؤ پیدا ہوا کہ ہمیشہ وہاں رہنے کا سوچنے لگا۔ عقیدہ اسلام کے مطابق مسلمانوں کے آخری مسکن یعنی جنت میں باغات ہی باغات ہونگے۔ برصغیر پاک وہند میں بھی باغبانی کو ایک تاریخی حیثیت حاصل ہے۔ مغل بادشاہ باغات سے خصوصی دلچسپی رکھتے تھے۔ انہوں نے اپنے دورِ حکومت میں بڑے بڑے باغات تعمیر کروائے۔ جنہیں دیکھنے کے لئے آج بھی دنیا کے مختلف علاقوں سے لوگ آتے ہیں۔ ان میں بعض کو بہت زیادہ شہرت ملی۔ ان میں شالیمار باغ، بادامی باغ، باغِ نسیم، باغِ نشاط، انگوری باغ اور لکھی باغ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ مغل حکمران بابر تو اس حد تک باغوں کا دلدادہ تھا کہ اس نے مرتے وقت وصیت کی تھی کہ میرے مرنے کے بعد میری لاش کو کابل کے چہار باغ میں دفن کیا جائے۔ [4] اس مقالے کے ذریعے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں باغبانی کی اہمیت بیان کر کے اسے باعث اجر وثواب ٹھہرایا گیا ہے، جو کہ شجرکاری مہم کی کامیابی کو مؤثر ثابت کرنے میں مددگار ثابت ہوگا۔

آج کل کے ترقی یافتہ دور میں لوگ گھر کا کوئی حصہ باغ لگانے کے لیے مختص کرتے ہیں۔ ایسی باغبانی جو گھر کی زینت وغیرہ کے لیے گھر کے ایک حصہ میں کی جاتی ہے، گھریلو باغبانی کہلاتی ہے۔ یہ باغ عموماً دو طرح کے ہوتے ہیں۔ باترتیب اور بے ترتیب باغ۔

باترتیب باغ میں کیاریوں، پودوں، درختوں اور پھولوں کی ترتیب میں ایک توازن پایا جاتا ہے۔ باترتیب باغات باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت تجارتی پیمانے پر آمدنی حاصل کرنے کے لیے بھی کاشت کیے جاتے ہیں۔ جبکہ بے ترتیب باغ میں کوئی توازن اور ترتیب نہیں ہوتا۔ اس لیے ان باغات سے باغبان حضرات کو مناسب آمدنی حاصل نہیں ہوتی تھی۔[5] باغبانی کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ اس میں ترقی ہوتی رہی اور پچھلے پچاس سال سے اس نے تجارتی شعبہ کی صورت اختیار کرلی ہے۔

باغبانی کی شاخیں

1. سبزیوں کی باغبانی

باغبانی کی اس شاخ میں مختلف سبزیوں کی کاشت، سبزیوں کی اقسام، موزوں زمین، شرح بیج، طریقہ کاشت، بیماریوں سے حفاظت اور منڈیوں تک لے جانا وغیرہ کے متعلق اس شاخ میں پڑھایا جاتا ہے۔ سبزیوں کی کاشت تجارتی مقاصد کے لیے ہو تو یہ ہمارے ملک کی آمدن کا ایک بڑا ذریعہ ہیں۔ زیادہ سبزیاں اگا کر ملک کی غذائی قلت پر بھی قابو پایا جاسکتا ہے۔ یہ عام فصلوں کی نسبت زیادہ نفع آور ہیں۔ آج کل گھریلو پیمانے پر سبزیوں کی باغبانی کا رجحان بھی بڑھتا جارہا ہے۔ ماہرین کے مطابق سبزیوں میں انسانی خوراک کی ضرورت کے تمام بنیادی اجزاء مثلاً نشاستہ، لحمیات، حیاتین، نمکیات، لوہا اور سوڈیم وغیرہ بکثرت پائے جاتے ہیں۔ اس لیے یہ انسان کو مختلف بیماریوں سے بچاتی ہیں۔ ان کا باقاعدہ استعمال قوت ہاضمہ کو بہتر بناتا ہے۔ جلد کی بیماریوں، نظر کی کمزوری، یرقان اور کینسر جیسی بیماریوں کے خلاف جسم میں قوت مدافعت پیدا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سبزیاں حفاظتی خوراک کے نام سے مشہور ہیں[6]۔

سبزیوں کی مختلف حیثیتوں کے اعتبار سے درجہ بندی کی جاتی ہے جیسے بوٹینیکل درجہ بندی، بلحاظ موسم درجہ بندی، اجزاء کے لحاظ سے درجہ بندی وغیرہ۔

سبزیوں کی اہمیت احادیثِ رسول ﷺ سے بھی ظاہر ہے۔ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا:

كُلِ الثُّومَ فَلَوْلَا أَنِّي أُنَاجِي الْمَلِكَ، لَأَكَلْتُهُ[7]

"لہسن کھایا کرو اگر میں ملائکہ کے ساتھ بات نہ کرتا تو میں اسے کھاتا۔"

اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے:

"اے عائشہ جب تم ہانڈی پکایا کرو تو اس میں کدو ڈال لیا کرو کیونکہ یہ غمگیں دلوں کے لیے تقویت ہے[8]۔"

2. پھلوں کی باغبانی

باغبانی کی یہ شاخ پھلدار پودوں کی کاشت، ان کی حفاظت اور ان سے زیادہ سے زیادہ منافع حاصل کرنے سے متعلق ہے۔ انسان زمانہ قدیم سے پھلدار پودے کاشت کرتا آرہا ہے کیونکہ انسان کی سب سے پہلی خوراک ہی پھل تھے۔ ابتداء میں پھلوں کی باغبانی روایتی اور سادہ طریقوں پر ہوتی تھی۔ لیکن جب انسان کی غذائی ضروریات میں اضافہ ہو گیا تو باغبانی کے طریقوں میں بھی جدت آگئی۔ پھلدار پودوں کی باغبانی میں باغبان کو مسلسل کئی سالوں تک محنت کرنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ تجربہ اور سرمایہ کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔

3. پھولوں کی باغبانی

باغبانی کی اس شاخ میں مختلف پھولوں کی کاشت، ان کی درجہ بندی اور گرمی سردی وغیرہ سے حفاظت شامل ہے۔ پھول انسان کی صحت کے لیے فائدہ مند سمجھے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کو دیکھ کر اور سونگھ کر انسان سکون محسوس کرتا ہے۔ عطر سازی، دواسازی اور شہد سازی میں اس کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔ گلاب جسے پھولوں کا بادشاہ کہا جاتا ہے، بہت پسند کیا جاتا ہے۔

4. ماحولیاتی باغبانی

پودوں اور ان کے باہمی مطالعہ کو ماحولیات کہتے ہیں۔ ماحولیاتی باغبانی، باغبانی کی وہ شاخ ہے جس میں پودوں (پھلوں، پھولوں وغیرہ) کو صاف ستھرا اور صحت افزا رکھنے کے لیے مختلف مقامات پر کاشت کیا جاتا ہے۔ اسکی وجہ سے فضائی آلودگی پر کسی حد تک قابو پایا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ اس شاخ میں ہمیں پودے اور ماحولی عوامل کے درمیان فعلیاتی تعلق کا علم ہوتا ہے۔

باغبانی کی غذائی اہمیت

باغات سے انسانوں کا رزق وابستہ ہے۔ ایک مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُبَارَكًا فَأَنْبَتْنَا بِهِ جَنَّاتٍ وَحَبَّ الْحَصِيدِ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ رِزْقًا لِلْعِبَادِ وَأَحْيَيْنَا بِهِ بَلْدَةً مَيْتًا كَذَٰلِكَ الْخُرُوجُ[9]

"اور ہم نے آسمان سے برکتوں والا پانی اتارا، پھر اس کے ذریعے باغات اور وہ اناج کے دانے اگائے جن کی کٹائی ہوتی ہے، اور کھجور کے اونچے اونچے درخت جن میں تہہ بر تہہ خوشے ہوتے ہیں۔ تاکہ ہم بندوں کو رزق عطا کریں اور (اس طرح) ہم نے اس پانی سے ایک مردہ پڑے ہوئے شہر کو زندگی دے دی۔ بس اسی طرح (انسانوں کا قبروں سے) نکلنا بھی ہوگا۔"

باغبانی اور احادیثِ رسول ﷺ

باغبانی سے مخلوقِ خدا کو براہِ راست فائدہ پہنچتا ہے۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے باغ لگانے کی بہت فضیلت بیان فرمائی ہے:

عن جابر رضی اللہ عنه قال: قال رسول اللہ ما من مسلم يغرس غرسا الا كان ما اكل منه له صدقة وما سرق منه له صدقة وما اكل السبع منه فهو له صدقة وما اكلت الطير فهو له صدقة و لا يرزؤه احد الا كان له صدقة [10]

"حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان پودا نہیں لگاتا مگر جو کچھ اس سے کھایا جاتا ہے وہ اس کے لیے صدقہ ہے، اور جو اس باغ سے چوری ہو جاتا ہے وہ اس کے لیے صدقہ ہے، اور جو اس باغ سے درندہ کھا جاتا ہے وہ اس کے لیے صدقہ ہے، اور جو پرندے چگ جاتے ہیں وہ اس کے لیے صدقہ ہے اور اس باغ سے کوئی بھی کچھ نہیں لیتا مگر وہ صدقہ ہے۔"

جب باغبان باغ لگانے سے مخلوق خدا کے فائدے کی نیت کرے گا تو اس کو باغ لگانے کے فعل پر ثواب مل جائے گا۔ اور اگر باغبان نے باغ لگاتے وقت مخلوق خدا کے نفع کی نیت نہ کی ہو تو اگرچہ باغ لگانے کے عمل پر اسے ثواب تو نہیں ملے گا بلکہ جب اس سے کوئی نفع حاصل کرے گا تو فائدہ پہنچنے پر اس کو ثواب ملے گا اور یہ ثواب خیر پہنچانے کے سبب بننے کی وجہ سے ہوگا[11]۔

ایک اور روایت ہے:

ان رسول اللہ دخل نخلا لام مبشر امراة من الانصار فقال من غرس هذا لغرس امسلم ام كافر؟ قالوا: مسلم، قال: لايغرس مسلم غرسا فياكل منه انسان، اودابة او طائر الا كان له صدقة[12]

"(ایک دفعہ) حضور اکرم ﷺ ام مبشر کے باغ میں تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ کس نے یہ درخت لگائے ہیں۔ مسلمان نے یا کافر نے؟ تو انہوں نے کہا کہ مسلمان نے۔آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی مسلمان پودا نہیں لگاتا مگر جو کچھ اس سے کوئی انسان یا چوپایہ یا پرندہ کھاتا ہے یا چرتا ہے یا چگتا ہے تو وہ پودا لگانے والے کے لیے صدقہ ہے۔"

یہ حدیث صاف بتارہی ہے کہ کسی نیکی پر آخرت میں ثواب صرف مسلمانوں کو ملے گا۔اس کے علاوہ قیامت تک ثواب کا جوذکر ہے۔وہ اس وجہ سے ہے کہ اگر کھیتی نہ رہے تو جن لوگوں نے اس پھل اور غلہ کو استعمال کیا تھا اور جس کی وجہ سے ان کی نشوونما ہوئی تھی۔اس کے بعد ان لوگوں کی وجہ سے ثواب ملتا ہے جن کی پرورش اور نشوونما میں پہلے لوگوں کا حصہ رہا ہے،یہی سلسلہ قیامت تک جاری رہتا ہے۔

امام بدرالدین عینیؒ امام نوویؒ سے نقل کرتے ہیں:

فی هذه الاحادیث فضیلة الغرس و فضیلة الزرع وان اجر فاعل ذلک مستمر مادام الغراس والزرع وما یولد منه الی یوم القیامة[13]

"ان احادیث میں باغبانی اور کاشتکاری کے فضائل بیان ہوئے ہیں۔اور باغ لگانے والے اور کاشتکار کا اجر وثواب قیامت تک جاری رہے گا،جب تک یہ باغ اور فصل اور پھر آگے ان سے پیدا ہونے کا سلسلہ جاری رہے گا۔"

عن ابن عمر رضی الله قال:قال رسول الله من غرس شجرة فاینعت غرس الله له بها شجرة فی الجنة[14]

"حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے باغ لگایا، پس وہ پیداوار دینے لگا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ہر درخت کے بدلے درخت لگائے گا۔"

عن انس بن مالک رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله ان قامت الساعة وفی ید احدکم فسیلة فان استطاع ان لا یقوم حتی یغرسها فلیغرسها[15]

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسی حالت میں قیامت قائم ہو جائے جبکہ تم میں سے کسی کے ہاتھ میں کھجور کا چھوٹا سا پودا ہو تو حتی الامکان اس کو زمین میں لگائے بغیر نہ ہٹے۔"

یہ روایت باغبانی کی فضیلت میں بہت واضح ہے۔ قیامت جس میں سارا نظام عالم تہس نہس ہو جائے گا، ایک ہنگامہ خیز گھڑی ہو گی۔ اس میں بھی اگر کسی کو اس کے ہاتھ میں موجود کھجور کے پودے کی کاشت کا موقع ملے تو انسانیت کے فائدہ کی نیت سے ضرور لگانا چاہیے۔ یقیناً اس کا بہت زیادہ اجر و ثواب ہو گا۔

علامہ عبدالرؤف مناوی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

والحاصل انه مبالغة فی الحث علی غرس الاشجار وحفر الانھار لتبقی ھذه الدار عامرة الی اخر امدھا المحدود المعدودالمعلوم عند خالقھا ،فکماغرس لک غیرک فانتفعت به فاغرس لمن یجیء بعدک لینتفع وان لم یبق من الدنیا الا صبابة[16]

"خلاصہ یہ ہے کہ اس حدیث میں درخت لگانے اور نہریں کھودنے پر ابھارنے میں مبالغہ ہے تاکہ یہ دنیا اپنی آخری مقررہ مدت تک جو اس کے خالق کو معلوم ہے آباد رہے۔ جس طرح دوسرے نے تیرے لیے باغ لگائے ہیں تو نے ان سے نفع اٹھایا ہے، پس تو تیرے بعد آنے والوں کے لیے باغ لگا تاکہ وہ ان سے نفع اٹھائیں، اور اگرچہ دنیا کی صرف چند گھڑیاں ہی باقی ہوں۔"

باغبانی کی توسیع و فروغ کے لیے اقدامات

باغبانی کی توسیع و فروغ کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات اپنانے چاہییں۔ باغ کے لیے زمین موزوں ہو۔ باغات کے لیے عموماً گہری میرا زمین بہتر تصور کی جاتی ہے۔ زیادہ کلر، سیم زدہ اور پتھریلی زمینیں باغات کے لیے مناسب نہیں ہوتی۔ ارشاد خداوندی ہے:

كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا[17]

"جیسے ایک چٹان تھی جس پر مٹی کی تہہ جمی ہوئی تھی۔ اس پر جب زور کا مینہ برسا تو ساری مٹی بہہ گئی۔ اور صاف چٹان کی چٹان رہ گئی۔"

باغ لگاتے وقت آب وہوا کو بھی مد نظر رکھنی چاہیے۔کیونکہ مختلف پودوں کے لیے آب وہوا کی ضروریات بھی مختلف ہوتی ہیں۔ بعض ایسے پودے ہیں جو پہاڑی علاقوں میں پھل تو دیتے ہیں لیکن میدانی علاقوں میں نہیں اگائے جاسکتے۔آب وہوا براہ راست پودے کی نشوونما، پھل کی جسامت، پودے کی عمر اور صحت پر اثر انداز ہوتی ہے۔

تصدیق شدہ نرسری سے صحیح النسل اور بیماریوں سے پاک پودوں کا انتخاب کرنا چاہیے۔بیج اگر بونا ہو تو وہ صحت مند ہو۔اس سے باغات کی عمر اور پیداواری صلاحیت بہتر ہو گی۔ [18] اگر بیج اعلیٰ قسم کی ہو اور دوسرے عوامل بھی موجود ہوں تو بیج کے ایک دانے سے سات سو یا اس سے زیادہ دانے پیدا ہو سکتے ہیں۔قرآن مجید میں ارشادِ ربانی ہے:

كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ[19]

"جیسے ایک دانہ سات بالیں اگائے (اور) ہر بال میں سو دانے ہوں۔"

اللہ تعالیٰ نے زندگی کی بنیاد پانی پر رکھی ہے:

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ [20]

پودے بھی پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔پودوں کو مناسب وقت پر پانی دینا چاہیے۔پھول آنے کے دوران پھلدار پودوں کو ہرگز پانی نہ دیں۔ پھل بن جائے تو خوب آبپاشی کریں۔پانی دیتے وقت زمین کی قسم بھی مد نظر رکھنی چاہئیے۔

باغبانی میں جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کرنا چاہیے۔فصلوں کی پیداوار کے جدید پہلوؤں مثلاً کھادیں، بیج اور بیماریوں اور نقصان دہ کیڑوں سے بچاؤ کے طریقوں سے آگاہی حاصل کرنی چاہیے [21]۔ باغبان حضرات پودوں کی غذائی ضروریات کو پورا کرنے کا خاص خیال رکھیں۔جس کی وجہ سے باغات کی پیداوار اور ان کی طبعی پیداواری عمر میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔

باغ لگاتے وقت محل وقوع کو مد نظر رکھیں۔باغ کے لیے بہترین محل وقوع وہ تصور کی جاتی ہے جہاں سے منڈی تک پھلوں کو آسانی سے اور کم اخراجات پر تازہ حالت میں پہنچایا جاسکے۔

تیز ہواؤں اور آندھیوں سے باغات میں پودوں کو نقصان پہنچتا ہے۔کچے پھل گر جاتے ہیں، جبکہ بعض اوقات طوفانی آندھی کی وجہ سے پودے جڑوں سے اکھڑ کر گر جاتے ہیں۔اس لیے ان

نقصانات سے بچنے کے لیے باغات کے ارد گرد شیشم، شہتوت، جامن وغیرہ درختوں کی ہوا توڑ باڑیں لگا کر حفاظت ممکن بنائی جاسکتی ہے۔ باغات کے ارد گرد باڑوں کا ذکر قرآن مجید میں بھی ملتا ہے۔:

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا رَجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ أَعْنَابٍ وَحَفَفْنَاهُمَا بِنَخْلٍ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ آتَتْ أُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِنْهُ شَيْئًا وَفَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا نَهَرًا[22]

"اور (اے پیغمبر) ان لوگوں کے سامنے ان دو آدمیوں کی مثال پیش کرو جن میں سے ایک کو ہم نے انگوروں کے دو باغ دے رکھے تھے، اور ان کو کھجوروں کے درختوں سے گھیرا ہوا تھا، اور ان دونوں باغوں کے درمیان کھیتی لگائی ہوئی تھی۔ دونوں باغ پورا پورا پھل دیتے تھے۔ اور کوئی باغ پھل دینے میں کمی نہیں چھوڑتا تھا۔ اور ان دونوں کے درمیان ہم نے ایک نہر جاری کردی تھی۔"

قرآن مجید کی ان آیات سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ باغات میں پودوں کے درمیان بھی کھیتی اگائی گئی تھی اور یہ باغات نہایت سلیقہ اور خوبصورتی سے ترتیب میں لگائے گئے تھے[23]۔

حواشی و حوالہ جات

1 شیر محمد، نوے باغبانی ص ۱۵، مکتبہ رحمانیہ محلہ جنگی پشاور ۲۰۰۲ء

2 سورۃ البقرۃ ۲: ۳۵

3 سورۃ یٰسین ۳۶: ۳۴-۳۵

4 شیر محمد، اسلم پرویز، پھلوں کی کاشت: ۵، زرعی یونیورسٹی فیصل آباد، (س۔ن)

5 محمد عدیل امین، باغ اور باغیچہ ص ۷، اردو سائنس بورڈ لاہور، (س۔ن)

6 زرعی ڈائجسٹ: ۵۱، زرعی یونیورسٹی فیصل آباد، اپریل تا جون ۲۰۱۱ء

7 الأصبهاني، أبو نعيم أحمد بن عبد الله، حلية الأولياء وطبقات الأصفياء ۸: ۳۵۷، دار الكتب العلمية- بيروت، ۱۴۰۹ھ

8 زرعی ڈائجسٹ: ۲۵، زرعی یونیورسٹی فیصل آباد، جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

9 سورۃ ق ۵۰: ۹-۱۱

10 امام مسلم، مسلم بن الحجاج القشیری، صحیح مسلم ۳: ۱۱۸۸، الناشر: دار احیاء التراث العربی بیروت، (س۔ن)

11 محمد تقی عثمانی، انعام الباری ۶: ۵۵۲، ناشر: مکتبۃ الحراء، کورنگی کراچی ۲۰۰۱ء

12 امام احمد، احمد بن حنبل، مسند احمد ۲۰: ۳۰۷، مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۲۱ھ

13 علامہ عینی، بدر الدین عینی، عمدۃ القاری ۱۲: ۱۵۶، دار احیاء التراث العربی، بیروت، (س-ن)

14 علاء الدین علی بن حسام الدین، کنز العمال ۳: ۸۹۶، الناشر: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۰۱ھ

15 مسند احمد ۲۰: ۲۵۱

16 مناوی، عبد الرؤوف، فیض القدیر ۳: ۳۰، الناشر: المکتبۃ التجاریۃ الکبری، مصر، ۱۳۵۶ھ

17 سورۃ البقرہ ۲: ۲۶۴

18 زرعی ڈائجسٹ: ۴۱

19 سورۃ البقرۃ ۲: ۲۶۱

20 سورۃ الانبیا ۲۱: ۳۰

21 زرعی ڈائجسٹ: ۴۶

22 سورۃ الکہف ۱۸: ۳۲ -۳۳

23 پانی پتی، ثناء اللہ، تفسیر مظہری ۶: ۴۶، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، ۲۰۰۲ء